پریت کے گیت
قیمت ۴ر

ابو الاثر حفیظ جالندھری

حضرت اختر شیرانی

پروفیسر تاثیر

مجید ملک

سراج الدین ظفر

احسان دانش

مراتب علی تائب

اُپندر ناتھ اشک

مظفر حسین شمیم

ضمیر جعفری

قیوم نظر

راجندر لعل راجن

ابوالاثر

حفیظ جالندھری

جھوٹا سب سنسار

جھُوٹا سب سنسار

پیارے

جھُوٹا سب سنسار

موہ کا دریا لوبھ کی نیّا کامی کھیون ہار

موج کے بل پر چل نکلے تھے آن پھنسے منجدھار

پیارے

جھُوٹا سب سنسار

جھوٹا سب سنسار

پیارے

جھوٹا سب سنسار

تن کے اُجلے من کے میلے۔ دھن کی دُھن اسوار

اُوپر اُوپر راہ بتائیں۔ اندر سے بٹ مار

پیارے

جھوٹا سب سنسار

درشن

درشن درشن میرا

بس

درشن درشن میرا

مالی لاکھ کرے رکھوالی

بھونرا گونجے ڈالی ڈالی

پھول پھول پر ڈیرا

بس

درشن درشن میرا

ہر کوئی ہے قید قفس میں۔ بلبل رنگ میں مکھی رس میں
اپنا من ہے اپنے بس میں
جوگی والا پھیرا
بس
درشن درشن میرا

حضرت

اختر شیرانی

نواب ماہیا

کیا روگ لگا بیٹھے!

دِل ہم کو لٹا بیٹھا۔ ہم دِل کو لٹا بیٹھے

کیا روگ لگا بیٹھے

ہٹ جائے یہ سینے سے!

اِس عشق میں جینے سے۔ ہم ہاتھ اُٹھا بیٹھے

کیا روگ لگا بیٹھے۔

دم عشق کا بھرتے ہیں!

ہم یاد اُنہیں کرتے ہیں۔ وہ ہمکو بھلا بیٹھے

کیا روگ لگا بیٹھے

لکھا تھا یہ قسمت ہیں!

آخر کو محبّت ہیں۔ ہم جان گنوا بیٹھے

کیا روگ لگا بیٹھے۔

پروفیسر تاثیر

مان بھی جاؤ

مان بھی جاؤ جانے بھی دو
چھوڑو بھی اب پچھلی باتیں
ایسے دن آتے ہیں کب کب
کب آتی ہیں ایسی راتیں

مان بھی جاؤ جانے بھی دو

دیکھو وہ پورب کی جانب
نور نے دامن پھیلایا ہے
رات کی ظلمت دور ہوئی ہے
سورج واپس لوٹ آیا ہے
مان بھی جاؤ جانے بھی دو

جل جل کر مر جانے والے
پروانوں کا ڈھیر لگا ہے
یہ بھی لیکن دیکھا تم نے
شمع کا کیا انجام ہوا ہے
مان بھی جاؤ جانے بھی دو

مان بھی جاؤ تم کو قسم ہے
میرے سر کی اپنے سر کی
تم کو قسم ہے میرے دشمن
اپنے اُس منظورِ نظر کی

مان بھی جاؤ جانے بھی دو

اُس کی قسم ہے جس کی خاطر
یوں تم ہم کو بھول گئے ہو
بھول گئے ہو سارے وعدے
قول و قسم کو بھول گئے ہو

مان بھی جانے بھی دو

اچھا تم سچے میں جھوٹا
اچھا تم جیتے۔ میں ہارا
کیسا دشمن کس کا دشمن
جھوٹا تھا یہ قصہ سارا

مان بھی جاؤ۔ جانے بھی دو۔

تُم بھی پیت کرو

تُم بھی پیت کرو تو جانو
ہم دُکھیوں کی فریادوں کو
دِل سے ٹیس اُٹھے تو دل سے
تُم بھولو سب بیدادوں کو
پیت کرو تو جانو۔

پیت کرو تم اپنے جیسے
سندر صورت پتھر دل سے
در در سر ٹکراؤ جیسے
متانی موجیں ساحل سے
پیت کرو تو جانو

پیت کے شعلے ایسے لپکیں
جل بجھ جائیں سب گن اوگن
نا کوئی اپنا نا کوئی دوجا
نا کوئی بیری ۔ نا کوئی ساجن
پیت کرو تو جانو

کب آؤ گے پیتم پیارے

کب آؤ گے پیتم پیارے
کب آؤ گے پریم دوارے
رہ گئے پاؤں چلتے چلتے
تھک گئیں انکھیں رستہ تکتے
کب آؤ گے پیتم پیارے

ایک کنارے محل تمہارے
ایک طرف ہم بیٹھے مارے
بیچ میں ندی تُند ہوائیں
کیسے آئیں کیسے جائیں
کب آؤ گے پیتم پیارے

پھول کھلے ہیں باغ میں ہر سو
دُنیا میں پھیلی ہے خوشبو
اونچی اونچی ہیں دیواریں
کب تک سر دیوار سے ماریں
کب آؤ گے پیتم پیارے

کھانا پینا سونا کیسا
ہنسنا کیسا رونا کیسا
چار طرف چھائی ہے اُداسی
گھر میں رہ کر ہیں بن باسی
کب آؤ گے پیتم پیارے

مجید ملک

مجھے تجھ سے عشق نہیں نہیں

مجھے تجھ سے عشق ۔ نہیں نہیں
مگر اے حسینہ نازنیں
تو ہو دور مجھ سے اگر کبھی   تجھے ڈھونڈتی ہو نظر کبھی
تو جگر میں اٹھتا ہے درد سا   میرا رنگ رہتا ہے زرد سا
مگر اے حسینہ نازنیں
مجھے تجھ سے عشق نہیں نہیں

مجھے تجھ سے عشق نہیں نہیں

مگر اے حسینۂ نازنیں

تو اگر ہو مجمعِ عام میں۔ کسی کھیل میں کسی کام میں

تو میں چھپ کے دور ہی دور سے۔ تجھے دیکھتا ہوں غرور سے

مگر اے حسینۂ نازنیں

مجھے تجھ سے عشق نہیں نہیں

مجھے تجھ سے عشق ! نہیں نہیں

مگر اے حسینۂ نازنیں

تو کہے یہ مجھ سے اگر کبھی ہمیں لا دو لعل و گہر کبھی

تو میں دُور دُور کی سوچ لوں میں فلک کے تارے بھی نوچ لوں

یہ ثبوتِ شوقِ کمال دُوں تیرے پاؤں میں اُنہیں ڈال دُوں

مگر اے حسینۂ نازنیں

مجھے تجھ سے عشق ! نہیں نہیں

سراج الدین ظفرؔ

پیتم کوئی ایسا گیت سُنا!

پیتم کوئی ایسا گیت سُنا
ساون کی بھری برساتوں میں

آجائے عشق امنگوں پر
وہ رس ہو پریم کی باتوں میں

درد اُٹھے میٹھا میٹھا سا
دل کسکے کالی راتوں میں

پیتم کوئی ایسا گیت سُنا
پیتم کوئی ایسا گیت سُنا

جس گیت کی میٹھی تانوں سے
اک پریم کی گنگا پھوٹ پڑے

آنکھوں سے لہو ہو جائے رواں
اشکوں کا دریا پھوٹ پڑے

اُجڑی ہوئی دل کی بستی میں — اِک نور کی دنیا پھوٹ پڑے

پیتم کوئی ایسا گیت سُنا — پیتم کوئی ایسا گیت سُنا

ہو سوز وہی اور ساز وہی — وہ پریت کے دن پھر آجائیں

برکھا ہو پیار کی باتیں ہوں — اس ریت کے دن پھر آجائیں

پھر دکھیاروں کی ہار نہ ہو — اور جیت کے دن پھر آجائیں

پیتم کوئی ایسا گیت سُنا — پیتم کوئی ایسا گیت سُنا

پریت کے دِن!

پریتم یہ دن پریت کے ایک سُہانا خواب
بھُول کے ہنسنے کا انجام
جیسے پھُول کوئی مُرجھائے
تازہ اور شاداب

پریتم یہ دِن پریت کے ایک سہانا خواب
صُبح کے کھٹکے سے آزاد
جیسے دیپک جل جل جائے
ہو ہو کر بیتاب
پریتم یہ دن پریت کے ایک سہانا خواب۔

احسان دانشؔ

پریت ہے من کا روگ

پریت ہے من کا روگ
سکھی ری
پریت ہے من کا روگ

انگ ہے اگنی نینن پانی
بولت ہیں سب وش کی بانی
وِیوگ میں بیتی جات جوانی
آئی کٹھن سنجوگ
سکھی ری
پریت ہے من کا روگ

دھرتی چپ آگاش اندھیرا
روٹھ گیو رَیتیں سے سویرا
برہن کا من دُکھ کا ڈیرا   چھایو جگ میں سوگ
سکھی ری
پریت ہے من کا روگ

چھب دکھلا جا کرشن مراری
درشن کے پیاسے ہیں نرناری
کھائی ہے ایسی پریم کٹاری   دیاکل ہیں سب لوگ
سکھی ری
پریت ہے من کا روگ

ساون رین

پپیہا بولت ہے اُس پار
پریت کرن کی ریت نہ مانی
ہائے پیا نے کی من مانی
نینن نِیر سے برسے پانی
سووت ہے سنسار۔ پپیہا بولت ہے اُس پار

ساون آیا آپ بن بھوٗے
باگن میں لہرائے جھوے
وہ کیا مجھ پاپن کو بھوٗے
بھول گیا سنسار۔ پپیہا بولت ہے اُس پار
بجلی برچھی چمکاتی ہے
نینن سے نیند اُڑ جاتی ہے
ہچکی پر ہچکی آتی ہے
آئے نہیں بھرتار۔ پپیہا بولت ہے اُس پار

مراتب علی تائب

آسن سے مت ڈول

کرودھ کے پنجرے ڈولتا ہے تو
نفرت کا کانٹا تولتا ہے تو
بیر کی بولی بولتا ہے یہ
زہر امرت میں گھولتا ہے یہ
پاپ کے پٹ مت کھول - پریمی
آسن سے مت ڈول

نرگ ڈگر ہے جگ کی ڈگری
پاپ کا ساگر دنیا سگری
ہے منجدھار میں پریم کی نگری
ڈوب رہی ہے من کی گگری

جول بن رسّی ڈول ۔ پریمی
آسن سے مت ڈول

مجھ سے نفرت پریم سے نفرت
کام کپٹ ہنکار سے سنگت
یوں بھی کوئی کرتا ہے چاہت
مت کر پیارے پریت کی کھنڈت

بول بڑا مت بول ۔ پریمی
آسن سے مت ڈول

میں بے بس ہوں پریت ہے کس

پریتم پریت ہے جگ کی ڈھارس

پریتم پریت میں ہے امرت رس

پریتم پریت بھی ہے اک پارس

پریت بھی ہے انمول۔ پریمی

آسن سے مت ڈول

مُورکھ پریت

نپٹ بھیانک پریم کا من ہے

پریتم پریت کا روگ کٹھن ہے

جگ ہے بیری۔ کون سجن ہے

تو بھی نہیں ہے ایت سجنوا

مُورکھ تیری پریت

دِن اندھیارے راتیں بھاری
روگن ہوں بیکل دکھیاری
بھاگ کی ماری پریت کی ہاری

ہار ہے میری جیت۔ سجنوا
مُورکھ تیری پریت

برہا زہر چکھایا تُو نے
تڑپایا رلوایا تُو نے
کلپایا برمایا تُو نے

پریت کی ہے یہ ریت، سجنوا
مُورکھ تیری پریت

پریم کی بپتا کیسے سنائیں
جلتی ہیں من میں آشائیں
پھیلی ہیں جنگل میں چتائیں
آگ ہے تیرا گیت ۔ سجنوا
مُورکھ تیری پریت

سونا دیس بساؤں کیسے
لاؤں کہاں سے باسی ایسے
یوں ہیں من میں آسیں جیسے
بن میں بھوت پریت سجنوا
مُورکھ تیری پریت

اُپندر ناتھ اشک

پیا بن چین کہاں من کو

دن بھر کتنے منتے پکائے
شام ہوئی گھر گھر گھن چھائے
برکھا آئی پیا نہیں آئے
چین کہاں من کو
پیا بن چین کہاں من کو

(۲)

رات ہوئی اور چھایا اندھیرا
پگلی کو وہموں نے گھیرا
ہو گا کہاں سکھی پریتم میرا
بہی لگی من کو
پیا بن چین کہاں من کو

(۳) بجلی چمکے بادل برسے
ڈر آوے ہے مجھ کو گھر سے
پیا ملن کو جیوڑا ترسے
آگ لگی تن کو
پیا بن چین کہاں من کو

(۴۴)

بن میں سکھیاں جھولا جھولیں

ہنس ہنس پھول کی نائیں پھولیں

میری بپت کو سب ہی بھولیں

آگ لگے بن کو

پیا بن چین کہاں من کو

پگلی کو پیا درس دکھاؤ

اس کی نیّا پار لگاؤ

آؤ پریتم، آن بندھاؤ

ڈھارس برہن کو

پیا بن چین کہاں من کو

مظفر حسین شمیم

پی کی خبر لا

جا ری سکھی جا
پی کی خبر لا
جا ری سکھی جا
پی کی خبر لا
بجلی چمکی۔ بادل گرجے۔ رات اندھیری میں ہوں اکیلی۔
من میں اُن کی۔ آس لگی ہے
دِل میں میرے
پھانس لگی ہے
جا ری سکھی جا
پی کی خبر لا

راہ سے اُن کو پھیر کے لے آ۔ کام جو پوچھیں۔ کام نہ کہنا
میرا اُن سے۔ نام نہ کہنا
رات ہوئی
اور رام نہ آئے
جا ری سکھی جا
پی کی خبر لا
شاید وہ پردیس نہ جائیں۔ راہ سے ہی۔ پھر کر آ جائیں
پریم کی کلیاں۔ پھر کھل جائیں
سونی پڑی ہے
کب سے سیج
جا ری سکھی جا
پی کی خبر لا

من میں میرے۔ آگ لگی ہے۔ من موہن کی پیاس لگی ہے
دِل کا کنول بھی۔ آج بجھا ہے
دِل کے کنول کو
پھر سے جلا دے
جا ری سکھی جا
پی کی خبر لا

"آ پیار کریں"

آ پیارے ساجن پیار کریں
آ پیار کریں آ پیار کریں
آ پیارے ساجن پیار کریں

آ پریم کا کچھ بیوپار کریں
آ پیت کا کچھ بیوپار کریں
آ من کی جیت اور ہار کریں

آ پیارے ساجن پیار کریں
آ پیار کریں۔ آ پیار کریں
آ پیارے ساجن پیار کریں

آ پریم کے پھر مردنگ بجیں۔ مردنگ بجیں پھر چنگ بجیں
پھر چنگ بجیں کچھ رنگ جمیں۔ کچھ رنگ جمیں مردنگ بجیں

آ پیارے ساجن پیار کریں
آ پیار کریں۔ آ پیار کریں
آ پیارے ساجن پیار کریں

آ رس کی بوندیں پڑتی ہیں۔ آ پریم کی نہریں بہتی ہیں
آ مست ہوائیں چلتی ہیں۔ آ باغ میں کلیاں کھلتی ہیں

آ پیارے ساجن پیار کریں
آ پیار کریں۔ آ پیار کریں
آ پیارے ساجن۔ پیار کریں

نشاما پیڑ پہ بول رہی ہے سول کی کنڈی کھول رہی ہے

برکھا موتی رول رہی ہے۔ پھولوں پہ کچھ تول رہی ہے

آ پیارے ساجن پیار کریں

آ پیار کریں آ پیار کریں،

آ پیارے ساجن پیار کریں،

ضمیر جعفری

آؤ ساجن

میٹھے میٹھے، گیت سُہانے آؤ ساجن، آؤ گائیں

سادہ سادہ بول پُرانے

بچپن کے معصوم ترانے

گاتے جائیں، جھومتے جائیں

آؤ ساجن، آؤ گائیں

جہلم ——— یہ پانی کی بہاریں
باغوں میں آموں کی قطاریں
ساون یہ چاندی کی پھواریں
برکھا رُت گھنگھور گھٹائیں
آؤ ساجن، آؤ گائیں

دُنیا سے اُکتا سا گیا ہُوں
جینے سے گھبرا سا گیا ہُوں
بُجھ سا گیا، مُرجھا سا گیا ہُوں

یہ موسم، یہ سرد ہوائیں
آؤ ساجن۔ آؤ گائیں

دُنیا غم کو بھُول رہی ہے
پھُول کی صُورت پھُول رہی ہے
پریم کے جھُولے جھُول رہی ہے
شعر سُنائیں، راگ بنائیں
آؤ ساجن، آؤ گائیں

قیوّم نظر

جھولا

جھول رہی ہوں جھول رہی ہوں

آشاؤں پر پھول رہی ہوں،

جھول رہی اُس سُندر جھولا سپنوں میں

نیارا ہے یہ جھولا پیارا۔ جھولا ہے یا جیون دھارا

چڑھتا جائے بڑھتا جائے جیسے دریا ساون میں

یا اٹھتی ہوں جیسے لہریں ساگر ہو جب جوبن میں

لے اُڑتی ہیں مجھکو اُمنگیں خوشیوں کا دے کے سہارا

کب سے ماتی نیند نہ آئی کب دن بھولا سپنوں کا

جھول رہی ہوں جھول رہی ہوں سُندر جھولا سپنوں کا

جھُول رہی ہوں جھُول رہی ہوں
دُکھ سُکھ سب کچُھ بھُول رہی ہوں

جھول رہی ہوں جھُول رہی ہوں سُندر جھولا سپنوں کا
مست منوہر ہلکی پھُلکی ۔ اُڑتی اُڑتی جوانی میری

میں ہنستی ہوں من ہنستا ہے پریم دوارے ہنستے ہیں
اور اُدھر آکاش کے منڈل پر وہ تارے ہنستے ہیں

میں کیا جانوں میں کیا سمجھوں رام کہانی دگدا کی
یہ جگ کیا ہے ایک اچنبا باغ ہے پھُولا سپنوں کا

جھُول رہی ہوں جھُول رہی ہوں سُندر جھُولا سپنوں کا

جوبن کا مان

جوبن کا مان

مان نہ کر تو مان ---------- جوبن کا مان

چنچل جوبن بالا جوبن

مدھ ماتا متوالا جوبن

چڑھنے دے پروان

جوبن کا مان ---------- مان نہ کر تو مان۔

برہا کی آگ

آگ لگی ہے آگ ـــــ برہا کی آگ
راکھ ہوا جائے تن جل جل
خون بہائیں انکھیں پل پل

رو رو ہوں ہلکان

جوبن کا مان ـــــ مان نہ کر تو مان

بے بس کا زور

زور نہیں کچھ زور ـــــ بے بس کا زور
سب کچھ لباجی نے دکھ سہنا
ٹک ٹک تکنا چپ چپ رہنا
کر مشکل آسان

جوبن کا مان ـــــ مان نہ کر تو مان

راجندر لعل راجنؔ

"بھنورے"

بھنورے کیوں ڈولے تو بن میں
آگ لگی کیا تیرے من میں،
بستی سے کیوں مُنہ کو پھیرا
جنگل میں کیوں ڈالا ڈیرا،
کیا دُکھ ہے تجھ کو جیون میں
بھنورے کیوں ڈولے تو بن میں

پریم میں جلنا بھاگ ہے میرا
گھوں گھوں گھوں گھوں راگ ہے میرا

آبادی ہے پاپ کی بستی
دُنیا ہے سب رنگ پہ ہنستی

بستی میں بستے ہیں پاپی
جھوٹے جپ ہیں کھوٹے جاپی

میں ایک سُندرتا کا متوارا
من ہے اُجلا رنگ ہے کارا

ساون کا جوبن تھا میں تھا
مستی کا جیون تھا میں تھا

یعسوب حسن پرنٹر پبلشر نے [illegible] کیپٹل پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر دارالادب پنجاب لاہور سے شائع کیا